سوال

کیا ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال جائز ہے

جواب

اگر تو سوال سے مراد یہ ہے کہ ہومیو پیتھک میں الکوحل ہوتی ہے لہذااس کا استعمال جائز ہے یا نہیں تو اس بارے یہ جواب ملاحظہ فرمائیں۔ اور اگر ہومیو پیتھک ادویات سے متعلق کوئی سوال ہے تو اس کی وضاحت کر دیں۔ ہومیو پیتھک ادویات میں دو مسائل ہیں ایک الکوحل کا جو ہمارے ہاں عام طور پیش آتا ہے اور دوسرا زہر کا یعنی اس طریقہ علاج میں زہر کے ذریعہ بھی علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بارے کوئی اشکال میرے علم میں نہیں ہے۔ اگر کوئی اور شکال بھی ہے تو اس کی وضاحت سوال میں کر دیں۔

سوال؛ میں یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہوں اور دوران تعلیم کالج کی ڈسپنسری میں مجھ پر منکشف ہوا کہ اکثر غذائی مواد میں بہت قلیل سی مقدار میں الکحل کا اضافہ کیا جاتا ہے، یہ اسے محفوظ رکھنے یا پھر اسے موٹا کرنے کےلیے یا دو مادوں کو ملانے کےلیے استعمال کی جاتی ہے، اور وہ درج ذیل ہیں: GLYCEROL;SORBIT;XYLIT;MALTIT;VANILIN;TRIACETIN;AGARAGAR;PEKTIN.

دوسرا سوال:

کریم اور خوشبوجات اور عمومی میک اپ سامان میں اس کے استعمال کا حکم کیا ہے؟

الحمدللہ:

اول:

الکحل نشہ آور مواد میں سے ہے، اور ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے، اور شراب حرام ہے، یہاں الکحل سے دو چیزیں متعلق ہیں:

اول:

کیا یہ نجس ہے یا نہیں؟

دوم:

کیا کسی دوسری چیز ادویات اور غذائی مواد میں ملانے سے اس میں اثرانداز ہوتی ہے؟

پہلی چیز کے متعلق عرض یہ ہے کہ:

جمہور علماء کرام کے ہاں شراب حسی نجاست ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایسے نہیں، بلکہ اس کی نجاست معنوی ہے

اور دوسری چیز کے متعلق عرض ہے کہ :

جب الکحل کسی دوسری چیز دوائی یا غذائی مواد میں مکس کی جائے تو اس کی دو شکلیں ہیں : یا تو اس کی تاثیر واضح ہو یا پھر تاثیر واضح نہ ہو، اگر اس کی تاثیر واضح ہو تو وہ مخلوط شدہ چیز حرام ہوگی، اور اس غذائی مواد اور دوائی کو کھانا اور پینا حرام ہوگا

لیکن اگر ان غذائی مواد اور دوائیوں وغیرہ میں اگر اس کی تاثیر واضح نہ ہو تو اسے کھانا اور پینا جائز ہوگا، صرف الکحل استعمال کرنا یا کسی چیز میں الکحل ملا کر استعمال کرنے میں فرق ہے، صرف الکحل استعمال کرنی جائز نہیں بلکہ حرام ہے، چاہے اس کی مقدار کتنی بھی قلیل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر وہ کسی دوسری چیز میں ملائی جائے تو اس کی مندرجہ بالا سطور میں تفصیل بیان ہو چکی ہے اگر اثر انداز ہو تو جائز نہیں

اس مسئلہ کی تفصیل میں ہم ذیل میں شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتوی نقل کرتے ہیں :

شیخ رحمہ اللہ کہا کہنا ہے :

"الکحل نشہ آور مادہ ہے، جیسا کہ معروف ہے، تو اس طرح یہ خمر شمار ہوگی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر نشہ آور چیز حرام ہے "

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے "

اس بنا پر اگر یہ الکحل کسی چیز میں ملائی جائے اور جس میں ملائی گئی ہے وہ چیز اس الکحل کو ختم نہ کرے تو وہ چیز بھی اس سے حرام ہو جائیگی؛ کیونکہ اس نے اس چیز میں اثر کیا ہے، لیکن اگر وہ الکحل اس چیز میں مل کر ختم ہو جائے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو پھر یہ اس سے حرام نہیں ہوگی؛ کیونکہ اہل علم رحمہ اللہ اس پر متفق ہیں کہ :

جب پانی میں نجاست مل جائے اور وہ اسے تبدیل نہ کرے تو وہ پانی طاہر ہے، اور جس چیز میں الکحل ملائی جا رہی ہے بعض اوقات اس میں الکحل کی مقدار اور تناسب زیادہ ہوتا ہے، اور بعض اوقات قلیل مقدار، دوسرے معنوں میں اس طرح کہ بعض اوقات یہ الکحل بہت زیادہ قوی ہوتی ہے اور مخلوط شدہ چیز میں اس تھوڑی سی الکحل کا اثر ہوگا، اور بعض اوقات الکحل ضعیف ہوتی ہے اور اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا، چنانچہ سارے کا سارا دارومدار تاثیر پر ہے

پھر یہاں دو مسئلے ہیں :

پہلا مسئلہ :

کیا خمر اور شراب نجاست حسی ہے ؟

یعنی اس سے بچنا اور اگر کپڑے اور بدن کو لگنے کی صورت میں اسے دھونا ضروری ہے ، اور اسی طرح اگر برتن میں ہو تو کیا اسے دھونا ضروری ہو گا یا نہیں ؟

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ خمر یعنی شراب نجاست حسی ہے ، اور اگر بدن یا کپڑے یا برتن ، یا قالین وغیرہ کو لگ جائے تو اسے بالکل اسی طرح دھونا ضروری ہے جس طرح پیشاب اور گندگی دھونی ضروری ہے

انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

{ اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں ، شیطانی کام ہیں ، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ } المآئدۃ (90).

الرجس : نجس کو کہتے ہیں ، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

{ آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے ، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو ، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے } الانعام (145).

تو یہاں رجس کا معنیٰ ناپاک اور نجس ہے

اور انہوں نے درج ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا ہے :

ابو ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کے برتنوں میں کھانے کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم ان برتنوں میں مت کھاؤ ، لیکن اگر تمہیں کوئی اور برتن نہ ملیں تو پھر انہیں دھو کر ان میں کھا لو "

اور ان برتنوں میں نہ کھانے کی علت کے متعلق یہ وارد ہے کہ وہ ان برتنوں میں شراب اور خنزیر کا گوشت وغیرہ رکھتے تھے

لیکن اس مسئلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ : یہ نجاست حسی نہیں ، انہوں نے اس قول کی دلیل یہ دی ہے کہ اشیاء میں اصل طہارت و پاکیزگی ہے ، اور اور کسی چیز کے حرام ہونے سے اس کا نجس ہونا لازم نہیں آتا ، بلاشک وشبہ زہر حرام ہے ، لیکن اس کے باوجود وہ نجس نہیں

اور ان کا کہنا ہے کہ : شرعی قاعدہ ہے کہ : " ہر نجس حرام ہے ، لیکن ہر حرام نجس نہیں "

اس بنا پر خمر اور شراب حرام ہی رہے گی ، لیکن نجس نہیں حتی کہ اس کی نجاست کی کوئی دلیل نہ مل جائے

اورانہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ : جب شراب حرام کی گئی تو مسلمانوں نے اسے بازاروں اور گلیوں میں بہا دیا اور اس سے برتن دھوئے نہیں تھے، اور اسے بازاروں اور گلیوں میں بہانا اس کے نجس نہ ہونے کی دلیل ہے؛ کیونکہ کسی بھی انسان کےلیے جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی گلیوں اور بازاروں میں کوئی نجس چیز بہائے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" دو لعنت والی چیزوں سے بچ کر رہو

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ لعنت والی دو چیزیں کونسی ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" وہ جو لوگوں کی راہ میں پیشاب و پاخانہ کرتا ہے، یا ان کے سایہ والی جگہ میں "

اور اس لیے بھی کہ انہوں نے اس سے برتن نہیں دھوئے تھے، اور اگر شراب نجس ہوتی تو اس سے برتن دھونے واجب ہوتے، اور اس قول کی دلیل درج ذیل مسلم شریف کی حدیث سے بھی لی گئی ہے :

ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشکیزہ شراب ہدیہ دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا کہ یہ حرام ہو چکی ہے، تو چپکے سے ایک صحابی نے اس مشکیزے کے مالک کو کہا اسے فروخت کر دو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے اس سے چپکے سے کیا کہا ہے ؟ تو اس نے کہا : میں نے اسے کہا ہے کہ اسے فروخت کر دو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا : جب اللہ تعالی کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے "

یہ حدیث یا حدیث کا معنی ہے، پھر اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہی مشکیزے کا منہ کھول کر شراب بہا دی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشکیزہ دھونے کا حکم نہیں دیا، اور اگر شراب نجس ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کی نجاست کے متعلق بتا دیتے اور اس مشکیزے کو دھونے کا حکم دیتے

اور حسی نجاست کے قائلین نے جو درج ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

{ اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ } المآئدۃ (90). اس کے متعلق کہا جائیگا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے یہاں رجس کو مقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ عملی رجس ہے، یعنی شیطان کے عمل میں سے ہے، نہ کہ بعینہ رجس ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جوا اور تھان اور پانسے کے تیروں کی نجاست حسی نجاست نہیں، اور ان اشیاء اور شراب کی خبر ایک ہی عامل کے ساتھ ہے کہ :

{ بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں } المآئدۃ (90).

اور اس طرح کی دلالت کو بغیر کسی معین دلیل کے جدا اور اس میں فرق نہیں کیا جا سکتا

اور ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث میں برتن دھونے کا حکم نجاست کی وجہ سے نہیں، کیونکہ یہاں احتمال ہے کہ دھونے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ مکمل طور پر کفار کے برتنوں سے دور رہا جائے، جنہیں وہ چھوتے ہیں یہ ان کی نجاست کی وجہ سے نہیں، کیونکہ معروف ہے کہ احتمال کے ساتھ نجاست ثابت نہیں ہوتی

بہرحال: یہ پہلی چیز ہے جس سے الکحل کے متعلق اس سوال کے جواب میں سرچ متعین ہوجاتی ہے، اور جب یہ واضح ہوجائے کہ شراب کی نجاست حسی نجاست نہیں، تو یہ الکحل بھی حسی نجاست نہیں ہوگی تو یہ اپنی طہارت پر باقی رہے گی

دوسری چیز یہ ہے کہ: جب یہ متعین ہوجائے کہ ان خوشبوجات میں الکحل کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے مؤثر ہے تو کیا یہ پینے کے علاوہ کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: کہا جائیگا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اس سے اجتناب کرو" یہ ہر قسم کے استعمال میں عام ہے، یعنی ہم اسے کھانے اور پینے اور لگانے وغیرہ میں استعمال کرنے سے اجتناب کرینگے، بلاشک وشبہ اسی میں احتیاط ہے

لیکن یہ پینے کے علاوہ میں متعین نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اجتناب کے امر کو اس علت کے ساتھ بیان کیا ہے:

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کردے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز روک دے تو اب بھی باز آجاؤ} المآئدۃ(90).

اور یہ شراب نوشی کرنے کے علاوہ میں نہیں ہوسکتا، اس بنا پر تقوی وورع یہی ہے کہ ان خوشبوجات سے اجتناب کیا جائے، لیکن اسے یقینی حرام کہنا ممکن نہیں..." انتہی

ماخوذاز: فتاوی نور علی الدرب "النساء" ویب سائٹ کے ذریعہ

سوم:

رہا مسئلہ میک اپ والی اشیاء کے متعلق تو اس کے حکم کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کےلیے آپ سوال نمبر(41052)اور(20226)اور(26799)اور(26861) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.